© rasailojaraid.com

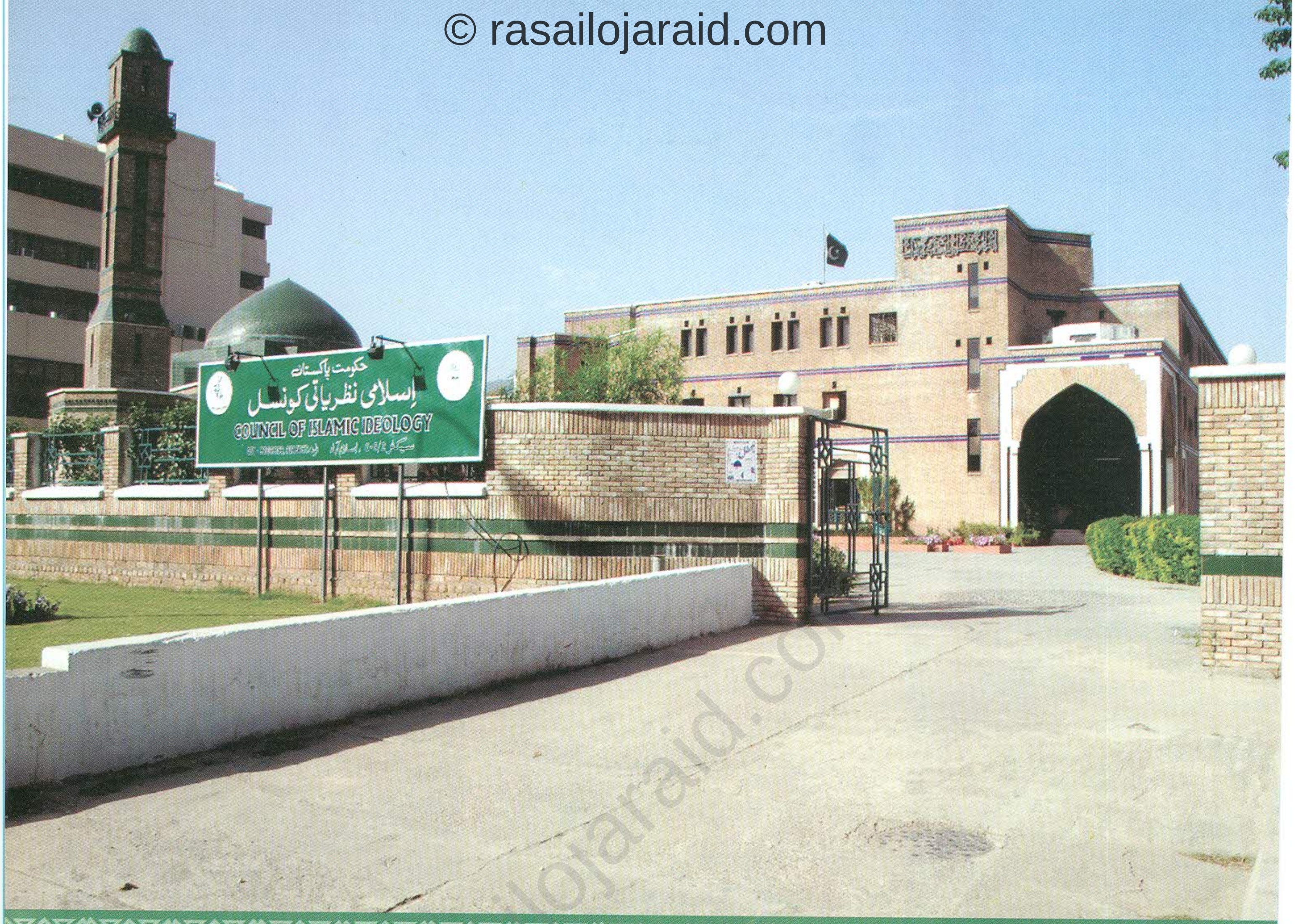

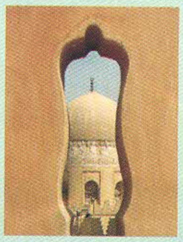

اسلامی نظریاتی کونسل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلامی کونسل کم از کم آٹھ اور زیادہ
سے زیادہ بیس ایسے ارکان پر
مشتمل ہوگی جنھیں صدر ان
اشخاص میں سے مقرر کرے گا، جو
اسلام کے اصولوں اور فلسفے کا، جس
طرح کہ قرآن پاک و سنت میں ان کا
تعین کیا گیا ہے، علم رکھتے ہوں یا
جنھیں پاکستان کے اقتصادی،
سیاسی، قانونی اور انتظامی مسائل کا
فہم و ادراک حاصل ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلامی نظریاتی کونسل

مختصر تعارف

مارچ ۱۹۴۹ء میں پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے وزیر اعظم نوابزادہ لیاقت علی خان کی قیادت میں قرار داد مقاصد منظور کی، جو ۱۹۵۶ء کے آئین میں تمہید کے طور پر شامل کی گئی۔ ۱۹۸۵ء میں اس قرار داد کو آئین کے آرٹیکل ۲ الف کے طور پر دستور کا باقاعدہ حصہ بنا دیا گیا۔ قوانین کی اسلامی تشکیل کے لیے اس قرار داد کے مندرجہ ذیل اقتباسات اساسی اہمیت رکھتے ہیں:

> چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی پوری کائنات کا بلا شرکت غیرے حاکم مطلق ہے اور پاکستان کے جمہور کو جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہوگا، وہ ایک مقدس امانت ہے۔

> چونکہ پاکستان کے جمہور کی منشا ہے کہ ایک ایسا نظام قائم کیا جائے، جس میں مملکت اپنے اختیارات و اقتدار کو جمہور کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے استعمال کریگی۔

> جس میں جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں پر، جس طرح اسلام نے انکی تشریح کی ہے، پوری طرح عمل کیا جائے گا۔

> جس میں مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی حلقہ ہائے عمل میں اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق، جس طرح قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، ترتیب دے سکیں۔

> لہٰذا، اب ہم جمہوریہ پاکستان کے عوام ... بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے اس اعلان سے وفاداری کے ساتھ کہ پاکستان عدل عمرانی کے اسلامی اصولوں پر مبنی ایک جمہوری مملکت ہوگی......۔

دستور سازی کے عمل میں طویل تاخیر ہماری تاریخ کا ایک افسوسناک باب ہے۔ تاہم ۱۹۵۶ء میں پاکستان کا پہلا دستور منصۂ شہود پر آیا تو قرار داد مقاصد کی روشنی میں آئین کے آرٹیکل ۱۹۸(۱) میں طے کیا گیا:

> ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے منافی ہو۔۔۔اور موجودہ قوانین کو ان احکام کے مطابق بنایا جائے گا۔

اسی آرٹیکل (۱۹۸) کی ذیلی شق (۳) میں مندرجہ بالا حکم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قرار دیا گیا کہ:

> جناب صدر دستور کے نفاذ کے دن سے ایک سال کے اندر ایک کمیشن مقرر کرینگے۔

الف۔ کہ وہ سفارشات پیش کرے۔

i موجودہ قوانین کو احکام اسلام کے مطابق بنانے کیلئے اقدامات کے بارے میں،

ii ان مراحل سے متعلق جن میں ایسے اقدامات نافذ العمل کئے جائیں؛ اور

ب۔ کہ وہ قومی اور صوبائی مجالس مقننہ کی راہنمائی کی غرض سے احکام اسلام ایسی موزوں شکل میں مدون کرے جس میں انھیں قانونی شکل دی جا سکے۔

اکتوبر ۱۹۵۸ء میں جنرل محمد ایوب خان کے اقتدار پر قبضہ، مارشل لاء کے نفاذ اور ۱۹۵۶ء کے دستور کی تنسیخ کے بعد بالآخر ۱۹۶۲ء میں جو نیا دستور آیا اس میں بھی آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت اسلامی نظریہ کی مشاورتی کونسل کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا۔ آرٹیکل ۲۰۴(۱) میں اس کونسل کے مندرجہ ذیل فرائض منصبی طے کئے گئے:

> مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتوں کو ایسی سفارشات کرنا جن کے ذریعے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں ہر لحاظ سے اسلامی نظریات کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطابق مرتب کرنے کے قابل بنایا جاسکے، نیز اس کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کی جاسکے اور دستور کی پہلی ترمیم کے قانون ۱۹۶۳ء کے نافذ ہونے سے فوراً پہلے نافذ العمل تمام قوانین کا جائزہ لینا تاکہ انہیں قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی تعلیمات اور تقاضوں کے مطابق بنایا جائے۔

۱۹۷۳ء کے دستور کے آرٹیکل ۲ میں اسلام کو ریاست پاکستان کا دین قرار دیا گیا ہے اور آرٹیکل ۲۲۷ تا ۲۳۱ میں قوانین کی اسلامی تشکیل اور اس مقصد کے لئے کونسل کے کردار کی وضاحت سے تصریح کر دی گئی ہے۔ آرٹیکل ۲۲۷ (۱) میں بصراحت قرار دیا گیا ہے کہ:

تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا، جن کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے، اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔

اسی آرٹیکل کی ذیلی شق (۲) میں مزید تصریح کر دی گئی ہے کہ ذیلی شق (۱) کے احکام کو عملی شکل دینے کے لئے وہ طریق اختیار کیا جائے گا جو دستور کے اس حصے (یعنی جزء ۹ بعنوان اسلامی احکام) میں بیان کیا گیا ہے۔

کونسل کے کم از کم دو ارکان سپریم کورٹ یا کسی ہائی کورٹ کے حاضر سروس یا سابق جج ہوں گے۔

آرٹیکل ۲۲۸ میں اس کی تعبیر وتصریح کرتے ہوئے قرار دیا گیا ہے کہ:

یوم آغاز سے نوے دن کی مدت کے اندر ایک اسلامی نظریاتی کونسل تشکیل دی جائے گی جس کا اس حصے میں بطور اسلامی کونسل حوالہ دیا گیا ہے۔

اسی آرٹیکل ۲۲۸ کی ذیلی شق (۲) میں اسلامی نظریاتی کونسل کی ہیئت ترکیبی کی وضاحت کی گئی ہے:

اسلامی کونسل کم از کم آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بیس ایسے ارکان پر مشتمل ہوگی جنہیں صدر ان اشخاص میں سے مقرر کرے، جو اسلام کے اصولوں اور فلسفے کا، جس طرح کہ قرآن پاک وسنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، علم رکھتے ہوں یا جنہیں پاکستان کے اقتصادی، سیاسی، قانونی اور انتظامی مسائل کا فہم وادراک حاصل ہو۔

آرٹیکل ۲۲۸ کی اگلی ذیلی شق (۳) کی رو سے یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ کونسل کے کم از کم دو ارکان سپریم کورٹ یا کسی ہائی کورٹ کے حاضر سروس یا سابق جج ہوں گے۔ اسی طرح کم از کم ایک خاتون رکن کا ہونا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے اور کونسل کے ارکان میں کم از کم چار اسلامی علوم کی تدریس وتحقیق کے کم از کم پندرہ سالہ تجربہ کے حامل ہونے چاہئیں۔

آرٹیکل ۲۲۹ کے مطابق صدر پاکستان یا کسی صوبے کے گورنر کسی معاملے میں یہ سوال کہ: آیا کوئی مروجہ قانون احکام اسلام کے منافی ہے یا نہیں؟ کونسل کو ریفر کر سکتے ہیں۔ قومی اسمبلی یا سینیٹ یا کوئی صوبائی اسمبلی بھی ایسا کوئی مسئلہ کونسل کو ریفر کر سکتی ہے بشرطیکہ اس کے ارکان کا کم از کم ۲/۵ حصہ اس کا تقاضا کرے۔

آرٹیکل ۲۳۰ میں کونسل کے جو فرائض منصبی بیان کئے گئے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

الف۔ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں سے ایسے ذرائع اور وسائل کی سفارش کرنا جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے جن کا قرآن پاک اور سنت میں تعین کیا گیا ہے،

ب۔ کسی ایوان، کسی صوبائی اسمبلی، صدر یا کسی گورنر کو کسی ایسے سوال کے بارے میں مشورہ دینا جس میں کونسل سے اس بابت رجوع کیا گیا ہو کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں،

ج۔ ایسی تدابیر کی، جن سے نافذ العمل قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے، نیز ان مراحل کی جن سے گزر کر تدابیر کا نفاذ عمل میں لانا چاہیئے، سفارش کرنا۔

د۔ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں کی راہنمائی کیلئے اسلام کے ایسے احکام کی ایک موزوں شکل میں تدوین کرنا جنہیں قانونی طور پر نافذ کیا جاسکے۔)

۱۔ جب آرٹیکل ۲۹۹ کے تحت، کوئی سوال کسی ایوان، کسی صوبائی اسمبلی، صدر یا کسی گورنر کی طرف سے اسلامی کونسل کو بھیجا جائے، تو کونسل اس کے بعد پندرہ دن کے اندر اس ایوان، اسمبلی، صدر یا گورنر کو جیسی بھی صورت ہو، اس مدت سے مطلع کرے گی جس کے اندر وہ مذکورہ مشورہ فراہم کرنے کی توقع رکھتی ہو۔

۲۔ جب کوئی ایوان، کوئی صوبائی اسمبلی، صدر یا گورنر جیسی بھی صورت ہو، یہ خیال کرے کہ مفاد عامہ کی خاطر اس مجوزہ قانون کا وضع کرنا جس کے بارے میں سوال اٹھایا گیا تھا مشورہ حاصل ہونے تک ملتوی نہ کیا جائے، تو اس صورت میں مذکورہ قانون مشورہ مہیا ہونے سے قبل وضع کیا جاسکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی قانون اسلامی کونسل کے پاس مشورے کے لئے بھیجا جائے اور کونسل یہ مشورہ دے کہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے تو ایوان، یا جیسی بھی صورت ہو، صوبائی اسمبلی، صدر یا گورنر اس طرح وضع کردہ قانون پر دوبارہ غور کرے گا۔

۳۔ اسلامی کونسل اپنے تقرر سے سات سال کے اندر اپنی حتمی رپورٹ پیش کرے گی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور سالانہ عبوری رپورٹ پیش کیا کرے گی۔ یہ رپورٹ خواہ عبوری ہو یا حتمی، موصولی سے چھ ماہ کے اندر دونوں ایوانوں اور ہر صوبائی اسمبلی کے سامنے برائے بحث پیش کی جائے گی اور مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور اسمبلی، رپورٹ پر غور وخوض کرنے کے بعد حتمی رپورٹ کے بعد دو سال کی مدت کے اندر اس کی نسبت قوانین وضع کرے گی۔

کونسل کا انتظامی ڈھانچہ

دستور کے آرٹیکل ۲۲۸ (۴) کے تحت صدر پاکستان کونسل کے ارکان میں سے ایک کو اس کا چیئرمین مقرر فرماتے ہیں، جن کے عہدہ کی میعاد دوسرے ارکان کی طرح تین سال ہوتی ہے۔ البتہ اس میعاد کے اختتام پر ان کا دوبارہ تقرر بطور رکن/ چیئرمین کیا جاسکتا ہے۔ کونسل کے سیکرٹریٹ کی سربراہی کونسل کے سیکرٹری (گریڈ ۲۰/ ۲۱) کرتے ہیں، جن کا تقرر کونسل کے ریکروٹمنٹ رولز (۱۹۸۴ء) کے مطابق وفاقی/ صوبائی حکومتوں کے کسی موزوں افسر کے تبادلہ/ ڈیپوٹیشن کے ذریعے یا پریس میں اشتہار کے بعد براہ راست انتخاب کے ذریعے ہوتا ہے۔ ریکروٹمنٹ رولز کے قاعدہ نمبر ۳ کے تحت کونسل کی تمام اسامیوں (بشمول سیکرٹری/ ڈائریکٹر جنرل وغیرہ) پر تقرر کا اختیار کونسل کے چیئرمین کو حاصل ہوتا ہے، جو انہی قواعد کے قاعدہ (1)(11)9 کے تحت قائم شدہ بورڈ/ کمیٹی کی سفارش پر کیا جاتا ہے۔ کونسل کے شعبہ تحقیق کی سربراہی اس کے ڈائریکٹر جنرل (گریڈ ۲۰) کرتے ہیں۔

۱۹۵۶ء کے دستور کے آرٹیکل ۱۹۸ (۳) کے تحت جو کمیشن قائم کیا جانا تھا، وہ بوجوہ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں اس دستور کی تنسیخ تک وجود میں نہ آسکا۔

یکم اگست ۱۹۶۲ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے جناب جسٹس ابو صالح محمد اکرم، ۱۹۶۲ء کے دستور کے آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت، اسلامی نظریہ کی مشاورتی کونسل کے پہلے چیئرمین مقرر ہوئے۔ ان کے بعد جناب پروفیسر علامہ علاؤ الدین صدیقی، جناب جسٹس حمود الرحمٰن، جناب جسٹس (ر) محمد افضل چیمہ، جناب جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالواحد جے ہالیپوتہ، جناب جسٹس (ر) محمد حلیم، جناب مولانا کوثر نیازی، جناب اقبال احمد خان، جناب ڈاکٹر شیر محمد زمان کونسل کی سربراہی کی خدمت پر مامور ہوئے، اور اب ۱۵/ جون ۲۰۰۴ء سے جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد خالد مسعود کونسل کی سربراہی کے منصب پر فائز ہیں۔

یکم اگست ۱۹۶۲ء سے ۲۶/ ستمبر ۱۹۷۷ء تک کونسل کا مستقر لاہور میں رہا۔ اس کے بعد اسے اسلام آباد میں منتقل کیا گیا۔ ۱۹۹۵ء میں سٹیٹ بنک آف پاکستان سے متصل، ۴۶- اتاترک ایونیو، سیکٹر جی فائیو ٹو میں اپنی عمارت مکمل ہونے پر کونسل مستقل طور پر یہاں منتقل ہوگئی۔ اولاً کونسل کے صدر نشین جز وقتی بنیاد پر مقرر ہوتے تھے۔ جسٹس محمد افضل چیمہ (۲۶/ ستمبر ۱۹۷۷ء تا ۲۶/ مئی ۱۹۸۰ء) ہمہ وقتی بنیاد پر مقرر ہونے والے پہلے چیئرمین تھے۔

کونسل کی مطبوعات

کونسل کی مطبوعات کی کل تعداد ۷۸ ہے، ان میں سالانہ رپورٹیں بھی ہیں اور موضوعاتی رپورٹیں بھی۔ سالانہ رپورٹوں بشمول سالانہ رپورٹ ۰۵-۲۰۰۴ء کی سمری رپورٹ کی کل تعداد ۲۴ ہے۔ ۳۶ رپورٹیں اسلامی قوانین کی تشکیل کے موضوع پر ہیں، ۸ رپورٹیں معیشت کی اسلامی تشکیل کے موضوع پر ہیں، ایک رپورٹ تعلیمی اصلاحات پر، ۴ رپورٹیں معاشرتی اصلاحات پر، ایک رپورٹ ذرائع ابلاغ عامہ کی اصلاح پر، ۲ رپورٹیں استفسارات پر مشتمل ہیں۔ اسلام اور دہشت گردی کے عنوان سے نیز حدود آرڈیننس ۱۹۷۹ء پر ایک مختصر عبوری رپورٹ بھی شائع کی گئی ہے۔ ''حدود و تعزیرات، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا جائزہ'' اور مصری سکالر عبدالحلیم محمد ابوشقہ کی چار جلدوں میں پر مشتمل کتاب ''تحریر المرأۃ فی عصر الرسالۃ'' کا اردو ترجمہ ''آزادیٔ نسواں، عہد رسالت میں'' بھی کونسل کی طرف سے طبع ہو چکا ہے۔

موجودہ کونسل

موجودہ کونسل کے مندرجہ ذیل ارکان کرام کی تقرری ۱۵/ جون ۲۰۰۷ء کو عمل میں آئی۔

۱)	جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود	چیئرمین
۲)	جناب مولانا عبداللہ خلجی	رکن
۳)	جناب ڈاکٹر منظور احمد	رکن
۴)	جناب جسٹس (ر) ڈاکٹر منیر احمد مغل	رکن
۵)	جناب جسٹس ڈاکٹر رشید احمد جالندھری	رکن
۶)	جناب جاوید احمد غامدی	رکن
۷)	جناب اے آر کمال	رکن
۸)	ڈاکٹر محسن مظفر نقوی	رکن
۹)	ڈاکٹر فیض بلقیس	رکن

چیئرمین کونسل اور مذکورہ بالا ارکان کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے:

ا۔ ڈاکٹر محمد خالد مسعود (چیئرمین)

مشہور محقق، دانشور اور ماہر تعلیم ڈاکٹر محمد خالد مسعود کونسل کے چیئرمین اور مجلہ اجتہاد کے مدیر اعلیٰ ہیں، آپ ۱۵/ اپریل ۱۹۳۹ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۶۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اسلامیات کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا، ۱۹۷۳ء میں میک گل یونیورسٹی، مونٹریال کینیڈا سے اسلامیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ اردو کے علاوہ فارسی، عربی، انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور سپینش زبانیں بھی جانتے ہیں۔ آپ انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی کوالالمپور (ملائیشیا) لیڈن یونیورسٹی ہالینڈ، احمد و بیلو یونیورسٹی، زاریہ (نائیجیریا) یونیورسٹی آف پینسلوینیا، امریکہ اور کالج

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈی فرانس (پیرس) نیز قائداعظم یونیورسٹی اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد جیسی اہم یونیورسٹیوں میں مسندِ تدریس پر فائز رہ چکے ہیں۔ آپ بہت سی قومی و بین الاقوامی تنظیموں کے رکن ہیں۔ آپ دس کتابوں کے مصنف ہیں اور ملکی وغیر ملکی جرائد ومجلّات اور انسائیکلو پیڈیاز میں آپ کے دوسو سے زیادہ تحقیقی مقالات بھی طبع ہو چکے ہیں۔ کونسل میں آپ کی صدر نشینی کی پہلی مدت ۱۶/ جون ۲۰۰۴ء سے ۱۵/ جون ۲۰۰۷ء تک تھی، ۱۵/ جون ۲۰۰۷ء سے آپ کو تین سال کے لیے کونسل کا دوبارہ چیئر مین نامزد کیا گیا ہے۔

۲۔ مولانا عبداللہ خلجی

آپ فاضل درس نظامی ہیں، یونیورسٹی آف بلوچستان نے آپ کو پشتو آنرز کی ڈگری دی ہے، یونیورسٹی آف بلوچستان سے آپ نے ادیب عربی کا امتحان بھی پاس کیا ہے، صدر پاکستان کے مذہبی امور کے مشیر رہے ہیں، قومی اسمبلی کے رکن بھی رہے ہیں اور آپ کو اب چوتھی بار کونسل کے رکن بننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

۳۔ ڈاکٹر منظور احمد

آپ نے لندن یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی، انگریزی، عربی، فارسی، اردو اور ہندی زبانوں پر عبور رکھتے ہیں۔ آپ کی متعدد تصانیف ہیں، جن میں سے Morality and Law, History of Philosophy, Pakistan: prospects and perspectives اقبال شناسی، اسلام: چند فکری مسائل بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ آپ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ریکٹر ہیں اور اب دوسری بار کونسل کے رکن نامزد ہوئے ہیں۔

۴۔ جسٹس (ر) ڈاکٹر منیر احمد مغل

آپ ایم اے، ایل ایل بی اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریوں کے حامل ہیں، لاہور ہائی کورٹ میں جج رہے، پیسکو، واپڈا لاہور کے قانونی مشیر ہیں، یونیورسٹی لاء کالج لاہور میں قانون کے استاد رہے ہیں، آپ نے بہت سی کتب تصنیف کی ہیں۔ جن میں سے تفسیر قرآن، امام غزالی کی منہاج العابدین اور امام خصاف کی ادب القاضی بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ آپ نے قرآن، حدیث، فقہ اور قانون سے متعلق مختلف موضوعات پر بہت سے مقالات بھی لکھے ہیں۔ آپ دوسری بار کونسل کے رکن نامزد ہوئے ہیں۔

۵۔ جسٹس ڈاکٹر رشید احمد جالندھری

جسٹس ڈاکٹر رشید احمد جالندھری ۲۲/ فروری ۱۹۳۲ء کو جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۲ء کو انہوں نے جامعہ عباسیہ بہاولپور سے سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۵۵ء میں انہوں نے جامعہ ازہر سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی، ۱۹۶۸ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی، تعلیم سے فراغت کے بعد انہوں نے مختلف اداروں میں کام کیا، ۱۹۷۴ء میں ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے کام کیا، ۸۴-۱۹۸۳ء میں بلوچستان یونیورسٹی میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ ۲۰۰۲ء میں سپریم کورٹ (شریعت بنچ) کے جج بنائے گئے۔ ۱۹۹۲ء سے ادارہ ثقافت اسلامیہ کے ڈائریکٹر اور ادارہ کے میگزین المعارف کے ایڈیٹر ہیں۔ علم تفسیر اور مفسرین (انگریزی سے اردو ترجمہ) اور ابو القاسم القشیری کے علاوہ دیگر کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ڈاکٹر محمد خالد مسعود کی سربراہی میں تشکیل پانے والی کونسل میں پہلے بھی رکن تھے اور اب بھی رکن ہیں۔

۶۔ جناب جاوید احمد غامدی

آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے انگلش لٹریچر میں بی اے آنرز کیا ہے، المورد، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سائنسز کے بانی اور صدر ہیں۔ آپ انگریزی ماہنامہ Renaissance اور اردو ماہنامہ اشراق کے چیف ایڈیٹر ہیں، آپ کی متعدد تصانیف ہیں، جن میں سے (۱) البیان (۲) میزان (۳) برہان (۴) مقامات اور (۵) خیال و خامہ بطور خاص قابل ذکر ہیں، سول سروس اکیڈمی لاہور میں آپ اسلامک سٹڈیز کے استاد رہے ہیں، مولانا امین احسن اصلاحی کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔

۷۔ ڈاکٹر عبدالرزاق کمال

آپ نے پی ایچ ڈی کی ڈگری مانچسٹر یونیورسٹی، سے ایم اے (اکنامکس) کی ڈگری اکنامک انسٹی ٹیوٹ کولوراڈو نیز ایم اے (اکنامکس) کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی سے بھی حاصل کی۔ اس وقت گورنر، اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے کنسلٹنٹ ریسرچ کے طور پر کام کر رہے ہیں، سرکاری اداروں میں کام کا بہت وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز، قائداعظم یونیورسٹی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ آف اکنامکس اور فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی بلوچستان میں ایم ایس سی، ایم فل اور پی ایچ ڈی لیول پر تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رہے ہیں۔ پاکستان کی معاشیات اور دیگر موضوعات پر مختلف کتب کے علاوہ آپ کے بہت سے علمی و تحقیقی مقالات بھی مختلف مجلّات میں طبع ہوئے ہیں۔

۸۔ ڈاکٹر سید محسن مظفر نقوی

آپ نے ۱۹۹۰ء میں کراچی یونیورسٹی سے اسلامیات میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی، این سی سٹیٹ یونیورسٹی سے تقابل ادیان میں ڈاکٹریٹ کیا۔ ہائر اسلامک ایجوکیشن کے لیے آپ نے نجف عراق میں ۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۷ء تک قیام کیا، پاکستان کے دینی مدارس سے بھی علمی استفادہ کیا۔ عربی، فارسی، انگریزی اور اردو زبانوں پر عبور رکھتے ہیں۔ قرآن ایک حیرت انگیز کتاب، ترجمہ وشرح اصول الکافی، امام جعفر صادق اور ان کا عہد، امام مہدی اور احادیث رسول، دہشت گردی، اسباب، نتائج اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حل، امام حسین، سیرت و کردار، مذہب اور معاشرہ اور فہم اسلام کے جدید خطوط وغیرہ آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ آپ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک کلچر کراچی، زہراء پبلی کیشن انٹرنیشنل (جنوبی افریقہ لندن اور پاکستان) اور اسلامک سنٹر کیرولانیا میں تدریس کا بھی وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔

۹۔ڈاکٹر فیض بلقیس

آپ پی ایچ ڈی اکنامکس (مانیٹری اکنامکس) ایم اے، اکنامکس (یونیورسٹی آف پنجاب) ایم اے اکنامکس (یونیورسٹی آف واٹرلو، کینیڈا) کی ڈگریوں کی حامل ہیں۔ آپ نے مئی ۱۹۷۴ء سے ۱۵ فروری ۲۰۰۷ء تک سینئر پروفیسر کی حیثیت سے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس، پاکستان میں کام کیا ہے اور ۱۶ فروری ۲۰۰۷ء سے اب تک ڈیپارٹمنٹ آف اکنامکس، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ویمن کیمپس میں سربراہ کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہی ہیں۔ معاشیات کے مختلف پہلوؤں پر آپ کی بہت سی کتب اور تحقیقی مقالات طبع ہو چکے ہیں، حال ہی میں آپ کو کونسل کا رکن نامزد کیا گیا ہے۔

کونسل کے افسران

۱۔جناب ریاض الرحمٰن، سیکرٹری، ۲۔جناب منور حسن، ایڈمن آفیسر

شعبہ تحقیق و ترجمہ

۱-جناب زرخلیل، چیف ریسرچ آفیسر
۲-جناب محمد خالد سیف، سینئر ریسرچ آفیسر
۳-جناب انعام اللہ، ریسرچ آفیسر
۴-جناب غلام دستگیر شاہین، ریسرچ آفیسر
۵-مس نادیہ عمال ملک، ریسرچ آفیسر
۶-جناب سید مراد علی شاہ، سینئر ٹرانسلیشن آفیسر
۷-جناب محمد اشرف طارق، ٹرانسلیشن آفیسر
۸-جناب محمد افضل، ٹرانسلیشن آفیسر

دیگر شعبے

۱-جناب محمد نذیر رانجھا، لائبریرین
۲-جناب ظہیر الدین بابر، کمپیوٹر پروگرامر
۳-جناب مسرت حسین، پبلی کیشن آفیسر

محل وقوع

پلاٹ نمبر ۴۶، اتاترک ایونیو، جی ۵/۲، نزد اسٹیٹ بنک بلڈنگ، اسلام آباد

رابطہ کے لیے

فون جناب چیئرمین: ۹۲-۵۱-۹۲۰۴۷۳۶
جناب سیکرٹری: ۹۲-۵۱-۹۲۰۶۰۵۹
ایڈمن آفیسر: ۹۲-۵۱-۹۲۰۵۶۵۲
فیکس: ۹۲۵۱۹۲۱۷۳۸۱
ای میل: contact@cii.gov.pk
ویب سائٹ: www.cii.gov.pk

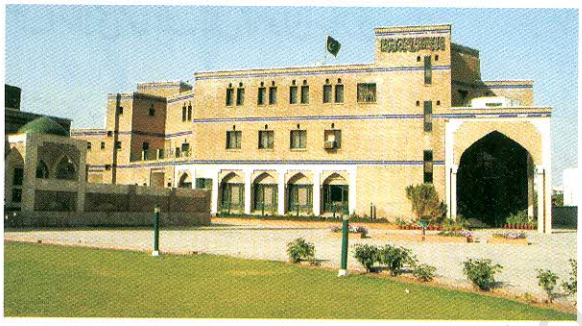

چند تحقیقی منصوبے

۱۔کونسل کی سفارشات کا اشاریہ (زیر طبع)

کونسل کی طرف سے پیش کی گئی تمام رپورٹوں کے موضوعاتی اشاریہ کو مرتب کر لیا گیا ہے۔ اس اشاریہ کی ترتیب سے مقصود کونسل کے سرانجام دیئے ہوئے کام سے استفادہ کو آسان بنانا ہے، اس اشاریہ کو کتابی صورت میں شائع کیا جائے گا نیز ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہوگا۔

۲۔رپورٹ اصلاح قیدیان و جیل خانہ جات

سابقہ کونسل نے قید خانوں کے حالات اور متعلقہ قوانین کا اسلامی پس منظر میں جائزہ لینے کے لیے مؤرخہ ۴ رجنوری ۲۰۰۲ء کو جیل اصلاحات کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی نے اچھا اجلاس منعقد کر کے مذکورہ بالا مسائل پر غور اور مختلف جیل خانہ جات کا دورہ کر کے حالات معلوم کرنے کے بعد اپنی رپورٹ مرتب کر کے کونسل میں پیش کی۔ کونسل نے اپنے اجلاس نمبر ۱۵۲ (۱۵-۱۸ رستمبر ۲۰۰۳ء) میں بعض ملاحظات کے ساتھ اس رپورٹ کی طباعت کی منظوری دی تھی مگر تا حال یہ رپورٹ طبع نہیں ہو سکی۔ کونسل کے بعض فاضل ارکان اسے دوبارہ ملاحظہ کر رہے ہیں تا کہ ان کے ملاحظات کی روشنی میں اس قابلِ اشاعت بنایا جا سکے۔

۳۔مغرب ممالک میں مسلمانوں کے مسائل

مغربی ممالک کے مسلمانوں کے مسائل، مشکلات اور ان کے حل کیلئے تجاویز و آراء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معلوم کرنے کے لیے کونسل میں مختلف ممالک کے اہل علم ودانش حضرات کے لیکچرز کا سلسلہ شروع کیا گیا۔اس لیکچر سیریز میں محترمہ ڈاکٹر ایوا بورے گیرو نے سپین میں مسلمان، جناب جمال ملک نے جرمنی میں مسلمان ڈاکٹر فارش احمد نور نے اسلام کے بارے میں مغربی دنیا میں مباحث، ڈاکٹر زاہد حسین بخاری نے ۱۱/ستمبر کے بعد امریکی معاشرے میں مسلمانوں کا نمایاں کردار، سر اقبال سکرانی نے برطانیہ میں مسلمان اور محترمہ لینا لارسن نے ناروے میں مسلمان اور عورتوں کے مسائل کے موضوع پر لیکچر دیے،ان لیکچرز کو مرتب کر کے طباعت کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔

۴۔اسلامی ممالک میں قانون سازی

گزشتہ پچاس سالوں میں اسلامی ممالک میں قانون سازی کے لیے، جو کوششیں ہوئی ہیں،ان قوانین کو جمع کیا جائے گا۔اس کا مقصد اس موضوع پر معلومات کی فراہمی کے علاوہ عالم اسلام کے تجربات سے استفادہ بھی ہے۔اس مقصد کے لیے لائبریری سے استفادہ کے ساتھ ساتھ مختلف اسلامی ممالک کے دورے بھی کیے جائیں گے اور قانون ساز اداروں کے ساتھ مل کر نیٹ ورک قائم کیا جائے گا۔تا حال مندرجہ ذیل ممالک کے عائلی،فوجداری اور معاشی قوانین کے متون یکجا کیے جا چکے ہیں۔

ترکی، ملائیشیاء، سعودی عرب، الجزائر، مراکش، سوڈان، لیبیا، تیونس، انڈونیشیاء، ایران، نائیجیریا، اردن، صومالیہ اور مصر

۵۔فقہی لغت

فقہی وقانونی اصطلاحات کے مختصر تعارف پر مشتمل فقہی لغت کے نام سے ایک مجموعہ کی ترتیب بھی زیر غور ہے۔

۶۔مقاصدِ شریعت

اس مجموعہ میں مقاصد شریعت پر لکھی گئی، اہم کتب کے مباحث کی اردو زبان میں تلخیص کی جائے گی نیز اس میں اصولِ استنباط سے متعلق بحث بھی شامل ہوگی۔

۷۔اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹیں: ایک تجزیاتی جائزہ

کونسل کی طرف سے شائع ہونے والی تمام سالانہ رپورٹوں، قوانین کی اسلامی تشکیل، معیشت کی اسلامی تشکیل، معاشرتی، تعلیمی اور ذرائع ابلاغ سے متعلق رپورٹوں، جن کی مجموعی تعداد ۸۷ ہے، سے متعلق ایک تجزیاتی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے، جو فی الحال ترتیب وتدوین کے مراحل میں ہے۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل تحقیقی اور تجزیاتی منصوبوں پر کام جاری ہے۔

۱۔ تعزیرات پاکستان کا جائزہ
۲۔ قوانین کی اسلامی تشکیل- تجزیاتی رپورٹ (ڈاکٹر آزاد)
۳۔ اسلام اور عالمی ذرائع ابلاغ (تجزیاتی رپورٹ)
۴۔ جدید علم الکلام اور دعوت اسلام- تجزیاتی رپورٹ برائے رسالہ اجتہاد
۵۔ پاکستان میں دینی صورت حالت- تجزیاتی سالانہ رپورٹ
۶۔ اسلامی بینکاری کے تصور اور نظام کا جائزہ- تجزیاتی رپورٹ
۷۔ قرضوں کا اجراء اور معافی کے متعلق قوانین- ریسرچ نوٹ
۸۔ نجکاری کے متعلق موجودہ قوانین- تجزیاتی رپورٹ
۹۔ نظام زکوۃ وعشر- تجزیاتی رپورٹ
۱۰۔ عائلی قوانین بچوں کے حق سے متعلق موجودہ قوانین- تجزیاتی رپورٹ
۱۱۔ غیر مسلم شہریوں کے متعلق موجودہ قوانین- تجزیاتی رپورٹ
۱۲۔ کونسل کی معاشی سفارشات-۲۰۰۶ کی سالانہ کانفرنس
۱۳۔ زرعی اصلاحات (زمینداری اور جاگیرداری حقائق ومسائل) تجزیاتی رپورٹ
۱۴۔ نکاح وطلاق سے متعلق موجودہ قوانین- تجزیاتی رپورٹ
۱۵۔ میراث سے متعلق موجودہ قوانین- تجزیاتی رپورٹ
۱۶۔ ویب سائٹ کی اپ ڈیٹنگ- تجزیاتی رپورٹ
۱۷۔ صحت عامہ سے متعلق موجودہ قوانین
۱۸۔ تعلیم سے متعلق موجودہ قوانین
۱۹۔ وقف سے متعلق موجودہ قوانین
۲۰۔ قصاص ودیت سے متعلق موجودہ قوانین
۲۱۔ احتساب سے متعلق موجودہ قوانین
۲۲۔ فلاحی ریاست سے متعلق موجودہ قوانین
۲۳۔ آجر واجیر سے متعلق موجودہ قوانین

حالیہ مطبوعات

۱۔اسلام اور دہشت گردی

کونسل نے محسوس کیا وطن عزیز میں امن وامان اور سکون واطمینان کی صورت حال کے بارے میں ہر سنجیدہ فکر آدمی پریشان اور مضطرب ہے اور معاشرے میں عدم تحفظ کا شدید احساس پیدا ہو چکا ہے۔ پوری دنیا کی طرح پاکستان بھی سیاسی، مذہبی اور عالمی طور پر دہشت گردی اور تخریب کاری کے خطرے سے دوچار ہے۔عالمی سطح پر دہشت گردی کا ہدف بھی مسلمان ہیں لیکن ستم ظریفی یہ کہ بین الاقوامی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو دہشت گرد اور اسلام کو دہشت گردی کا مذہب قرار دیا جا رہا ہے۔اس احساس کے پیش نظر کونسل نے اصحاب علم وفضل پر مشتمل ایک مذاکرہ گروپ تشکیل دیا، جس کے جناب چیئرمین کونسل ڈاکٹر محمد خالد مسعود کے زیر صدارت دو اجلاس ہوئے، ان اجلاسوں میں دہشت گردی کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسئلہ پر کئی جہتوں سے غور کیا گیا۔ یہ کتابچہ حک و اضافہ کے ساتھ انہی مباحث سے ترتیب دیا گیا ہے اور یہ فروری ۲۰۰۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔

۲۔حدود آرڈیننس: ایک تنقیدی مطالعہ (انگریزی)

اس رپورٹ میں حدود سے متعلق کونسل نے سفارشات پیش کیں۔اسی طرح تحفظ حقوق نسواں بل میں ترامیم پر غور کرتے ہوئے اس بات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ ان سے پاکستان پینل کوڈ، ضابطہ فوجداری اور حدود لاز کے تحت صوبہ پنجاب اور وفاق میں کتنے مقدمات رجسٹرڈ ہوئے، ان میں سے کتنے مقدمات کا فیصلہ ہوا اور کیا فیصلہ ہوا یہ رپورٹ ۲۰۰۷ء میں شائع ہوئی۔

۳۔آزادی نسواں، عہد رسالت میں

مصری سکالر عبدالحلیم محمد ابوشقہ نے قرآن و حدیث کے وسیع مطالعہ اور تجزیہ کے بعد چار جلدوں میں ''تحریر المراۃ فی عہد الرسالۃ'' کے نام سے ایک کتاب مرتب کی تھی، جس میں عہد رسالت میں خواتین کے سیاسی، سماجی، دینی اور معاشی کردار اور خواتین سے متعلق دیگر اہم مسائل پر بیش بہا معلومات فراہم کر دی تھیں، قارئین کرام کے استفادہ کے لیے کونسل نے اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کروایا ہے، جو ''آزادی نسواں، عہد رسالت میں'' کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔

۴۔سہ ماہی ''اجتہاد''

اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ اسلامی قانون جمود کا شکار ہے اور علماء و فقہاء کی جانب سے عصری تقاضوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اور عالم اسلام میں بہت سے تحقیقی ادارے کام کر رہے ہیں، او آئی سی اسلامی ممالک اور یورپ میں فتاویٰ کے ادارے قائم ہیں اور ان اداروں سے فتاویٰ کے مجموعے شائع ہو رہے ہیں لیکن ان سب اداروں کی علمی و تحقیقی سرگرمیاں مناسب طریقے سے ہمارے سامنے نہیں آتیں، اس قسم کی علمی و تحقیقی اور اجتہادی کاوشوں سے روشناس کرانے کے لیے سہ ماہی ''اجتہاد'' کے نام سے اس مجلّہ کو جاری کیا گیا ہے، جس کا یہ دوسرا شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔مجلّہ کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کے لیے قارئین کرام کی تجاویز و آراء کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

۵۔حدود و تعزیرات: نظریاتی کونسل کی سفارشات کا جائزہ

اس کتاب میں حدود و تعزیرات سے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا قرآن و سنت اور فقہی روایت کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس باب میں ہمارے قدیم علمی لٹریچر میں کن آراء کا اظہار کیا گیا ہے۔

ایڈن برگ سنٹر مسجد

© rasailojaraid.com